|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر: 144512290156

السلام علیکم!

میرا نام یشعرہ عمیر ہے مجھے وراثت کی تقسیم کے حوالے سے کچھ سوالات ہیں جو شریعت کے حوالے سے جاننا چاہتی ہوں،میرے دادا اور میرے بابا کے انتقال کے بعد ہمیں وراثت میں حصہ ملا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ جب میرے داداکا انتقال ہوا اس وقت ان کے والدین حیات نہیں تھے اور نہ ان کی بیوی یعنی میری دادی حیات تھیں،میرے دادا کے ورثاءمیں 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔مجیب الحق (بڑے بیٹےمیرے والد) 2۔امداد الحق 3۔فضل الحق 4۔محمودالحق

5۔انکسار الحق 6۔انتظار الحق 7۔رضیہ(بہن) 8۔رشیدہ(بہن)

میرے دادا نے 2 شادیاں کی تھیں جن میں سے ایک بیوی سے یہ تمام بچے ہیں 6بیٹے اور 2 بیٹیاں،میرے دادا کی دوسری بیوی سے ان کی ایک بیٹی تھی جن کا نام صبا تھا اور ان کی بیوی یعنی صبا کی والدہ نے ان سے خلع لےکر دوسری شادی کرلی تھی۔

میرے جب دادا کا انتقال ہوا تو 3 بیٹیاں اور 6 بیٹے حیات تھے دادی کا انتقال دادا کے انتقال سے پہلے ہوچکا تھا ،دادا کی تمام جائیداد ان کی اپنی محنت کی تھی ان کے بھائی بہن یا والدین کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں تھااور نہ وہ لوگ حیات تھے،داداکے انتقال کے بعد میرے والد مجیب الحق سب سے بڑے بیٹے تھےتو انہوں نے سب چیزوں کو سنبھالا اور اور میرے بابا نے یعنی مجیب الحق نے دادا کی وراثت میں سے ایک بھائی اور دو بہنوں کو (اپنےپاس سے)حصہ بھی دیاان کو جب حصہ دیا تو کوئی چیزبیچی نہیں تھی قیمت جان کر اور ان لوگوں کے تقاضے پر ان کوحصہ دیا گیا تھا بغیر کوئی جائیداد بیچے مالیت کے حساب سے،ان تین لوگوں کو جب حصہ دیا تھا تو باقی لوگ گواہ بنے تھے،ان تین لوگوں کوحصے میر ےبابا نے اپنی محنت کے پیسوں سے ادا کئے تھے۔

میرے بابا کے انتقال کے بعد میری ایک پھوپھو نے تقاضا کیا کہ بھائی نے جب میرا حصہ دیا تھا تو انہوں نے میرے حصے سے چالیس ہزار مجھے کم دیے تھے ،کیونکہ میرے بابا نے ان کو حصہ اپنے پاس سے دیا تھا تو انہوں نے یہ تقاضہ ہم سے کیا کہ آپ لوگ مجھے چالیس ہزار دیں گے آج کی مالیت کے حساب سے،یعنی بڑھا کر،جب کے بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو حصہ دینے میں 5سے6 مہینے کا فرق تھا ،اس بہن نے مجیب الحق کی حیات میں کبھی بھی اس بات کا تقاضہ نہیں کیا ،اب ان کا یہ کہنا کہ آپ لوگ اس وقت کے40000 کے حساب سے آج کی رقم جو بنتی ہے وہ مجھے دی جائے،کیا یہ شرعی طور پر جائز ہےمجھے دین کی راشنی میں ان سوالوں کے جواب چاہییں۔

میرے والد کا اب انتقال ہوچکا ہے ان کے ورثاء میں ایک بیوہ اور دو بیٹیاں ہیں،وراثت کی تقسیم اب کس طرح ہوگی۔

مستفتی:یشعرہ عمیر

اے141،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

03127707910

**الجواب حامدا ومصلیا**

1۔ صورت مسئولہ میں سائلہ کےمرحوم دادا نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم داداکی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم دادا کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم دادانے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (2160) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سے مرحوم دادا کے ہر ایک حیات بیٹے کو(298)حصے اور مرحوم دادا کی ہرایک بیٹی کو سوائے صبا کے(149) حصے،مرحوم دادا کی بیٹی صبا کو(144)حصے اور مرحوم دادا کے مرحوم بیٹے(مجیب الحق )کی بیوہ کو(36) حصےاور مرحوم داداکے مرحوم بیٹے(مجیب الحق )کی ہر ایک بیٹی کو(96) حصے دیے جائیں گے۔

|  |  |  |  |  |  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| 15/2160 |  | | | | | | | |
| بیٹا(مجیب)  2 | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹی | بیٹی | بیٹی |
| 2 | 2 | 2 | 2 | 2 | 1 | 1 | 1 |
|  | 288 | 288 | 288 | 288 | 288 | 144 | 144 | 144 |

|  |  |  |  |  |  |  |  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| 144 |  | | | | | | | | 1 |  |
| 24/288 |  | | | | | | | | 2 | مجیب الحق |
| بیوہ | بیٹی | بیٹی | بھائی | بھائی | بھائی | بھائی | بھائی | بہن | بہن | علاتی بہن |
| 3 | 8 | 8 | 5 | | | | | | | م |
| 36 | 96 | 96 | 10 | 10 | 10 | 10 | 10 | 5 | 5 |

یعنی اگرترکہ (100)روپے ہوتواس میں سے مرحوم دادا کے ہر ایک حیات بیٹے کو(13.796)روپے اور مرحوم دادا کی ہرایک بیٹی کو سوائے صبا کے(6.898) روپے،مرحوم دادا کی بیٹی صبا کو(6.666) روپے اور مرحوم دادا کے مرحوم بیٹے(مجیب الحق )کی بیوہ کو(1.666) روپےاور مرحوم داداکے مرحوم بیٹے(مجیب الحق )کی ہر ایک بیٹی کو(4.444) روپےدیے جائیں گے۔

2۔ اگر سائلہ کے والد نے واقعتاً ایک بھائی اور دو بہنوں کو ان کے مطالبےپرتمام جائیداد کی قیمت لگا کراپنے پاس سے ان کا حصہ دے دیاتھا تو ان بھائی اور دو بہنوں کو ملنے والا حصہ سائلہ کے والد کی ملکیت شمار ہوکر ان کے ترکہ میں شامل ہوگا۔

3۔ سائلہ کی پھوپھو کوان کے بھائی (مجیب الحق)نے جب دیگر ورثاء کی موجودگی میں مرحوم دادا کی تمام جائیداد کی قیمت لگا کر ان کا پورا حصہ دے دیا تھا تو اب سائلہ کی پھوپھو کو مطالبے کا حق نہیں ہے البتہ اگر وہ گواہوں سے ثابت کردیں کہ ان کو ملنے والے حصے میں سے انہیں چالیس ہزارروپےکم دیے گئے تھےتوانہیں آج بھی چالیس ہزارروپے ہی دیے جائیں گے۔

**لما فی الھندیۃ :**

"إذا كانت التركة بين ورثة فأخرجوا أحدهم منها بمال أعطوه إياه والتركة عقار أو عروض صح قليلا كان ما أعطوه أو كثيرا".

(كتاب الصلح ، الباب الخامس عشر ج: 4 ص: 268 ط: رشیدیہ)

**وفیہ ایضاً:**

"التركة تتعلق بها حقوق أربعة: جهاز الميت ودفنه والدين والوصية والميراث."

(كتاب الفرائض،الباب الاول ج: 6 ص: 447 ط: رشیدیہ)



27/12/1445ھ

06/07/2024ش

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

27/12/1445ھ

06/07/2024ش